آنکھ اور کان۔ اللہ کی دو عظیم نعمتیں

از مولانا صوفی عبدالحمید سواتی

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انسانی جسم کے دو نہایت ہی اہم اعضاء کا ذکر فرمایاہے اور مشرکین سے پوچھا ہے کہ بھلا بتاؤ کہ ان اعضا کا مالک کون ہے؟ ارشاد ہوتا ہے۔ اے نبی کریم! آپ ان سے یہ بھی دریافت کریں **امن یملک السمع والابصار** کہ کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے؟ انسانی جسم کے یہ اہم ترین اعضاء کس نے پیدا کئے ہیں؟ سمع کا مطلب ظاہری کان بھی ہو سکتے ہیں اور اس سے قوت سامعہ بھی مراد لی جاسکتی ہے۔ اسی طرح آنکھوں سے ظاہری آنکھوں کے علاوہ قوت بینائی بھی مراد لی جاسکتی ہے۔ مطلب بہرحال یہی ہے کہ کانوں اور آنکھوں یا قوت سامعہ اور قوت باصرہ کا مالک کون ہے؟ انسانی جسم کی یہ دو چیزیں اللہ نے بطور نشانی بیان فرمائی ہیں۔ جس طرح آسمان اور زمین اللہ کی عظیم نشانیاں ہیں ۔ اسی طرح کان اور آنکھ بھی اللہ کی عظیم نعمتیں اور اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ فرمایا' ان کا مالک کون ہے؟ ان کا صانع کون ہے اور ان میں سماعت اور بصارت کی قوت پیدا کرنے والی کون ذات ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سے اعضاء عطا فرمائے ہیں۔ ان میں سے بعض ایک ایک ہیں اور بعض دو دو۔ انسانی جسم کے لیے جن اعضاء سے زیادہ کام لینا مقصود ہے ان کو دو کی تعداد میں پیدا کیا گیا ہے اور جن اعضاء سے نسبتاً" کم کام مطلوب ہے' ان کی تعداد ایک ایک ہے مثلاً" ہاتھ اور پاؤں سے زیادہ کام لیا جاتا ہے اس لیے یہ دو دو ہیں۔ کان اور آنکھیں بھی انسان کیلئے نسبتاً" زیادہ خدمت پر مامور ہیں۔ لہٰذا ان کی تعداد بھی دو دو ہے برخلاف اس کے اللہ نے انسان کو زبان صرف ایک عطا کی ہے جس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ انسان کو سننے اور دیکھنے کی نسبت بولنا کم چاہیے۔ زیادہ بولنا اکثر باعث و بال ہوتا ہے ہمیشہ تھوڑی بات کرے مگر اچھی کرے' کوئی ایسی لغو بات نہ کرے جو قابل مؤاخذہ ہو۔ بہرحال دریافت یہ کیا گیا ہے کہ کان اور آنکھ جیسی عظیم نعمتیں کس نے پیدا کی ہیں؟ کیا یہ کسی ڈاکٹر' انجنیئر' سائنسدان یا ماہر صناع کی تیار کردہ ہیں؟ اور پھر ان میں قوت سماعت اور قوت بصارت کس نے پیدا کی ہے؟ ظاہر ہے یہ قویٰ بھی اللہ ہی کے پیدا کردہ ہیں وہ جب چاہتا ہے ان میں بگاڑ پیدا کر دیتا ہے یا یہ قویٰ بالکل ہی چھین لیتا ہے اور پھر انسان ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں اور انسانی سوسائٹی میں اپنا مؤثر کردار ادا نہیں کر سکتے۔ ان دو نشانیوں پر ہی غور کرے تو انسان اللہ کی معرفت کو پاسکتا ہے۔

کان کی ظاہری ساخت بھی اللہ تعالیٰ نے عجیب و غریب بنائی ہے یہ ٹیڑھی وضع قطع' اندر گڑھے اور ابھار پھر ان میں سوراخ انسانی ضرورت کے عین مطابق ہیں۔ آواز بردار ہوا کان کے ابھاروں سے ٹکرا کر نالیوں میں سے ہوتی ہوئی کان کے سوراخ میں چلی جاتی ہے۔ سوراخ اس ہوا کو آگے نہایت ہی نازک چمڑے

کے پردے میں لے جاتا ہے جو آگے سے بند ہے۔ پردے کے آگے حوض ہے جس میں رطوبت بھری ہوئی ہے جب ہوا پردے سے ٹکراتی ہے تو کان کے حوض میں بالکل اسی طرح لہریں پیدا ہوتی ہیں جس طرح کسی جوہڑ میں پتھر مارنے سے۔ حوض کی دوسری جانب جہاں لہریں ختم ہوتی ہیں وہاں ہر ایک کان میں تین تین ہزار اعصاب ہیں جو ٹیلیفون کا کام دیتے ہیں۔ ہر قسم کی آواز سننے کے لیے ایک ہی ٹیلیفون نہیں بلکہ ہر قسم کی آوازوں کی سماعت کے لیے علیحدہ علیحدہ ٹیلیفون ہیں مثلاً" گانا سننے کے لیے اور ٹیلیفون ہے اور رونے کی آواز کے لیے دوسرا۔ نرم آواز کو ایک ٹیلیفون سنتا ہے تو کرخت آواز کو دوسرا۔ بہرحال یہ ٹیلیفون آواز کو سن کر اس کی اطلاع مرکز سماعت کو دیتے ہیں۔ اور پھر قوت عقلیہ اور دماغیہ فیصلہ کرتی ہے کہ یہ کس چیز کی اور کس قسم کی آواز ہے۔ بہرحال اللہ نے سماعت کے لیے کانوں میں حیرت انگیز نظام قائم کر رکھا ہے۔

آنکھوں کی ساخت کان سے بھی زیادہ پیچیدہ ہے۔ اس پر بقراط کے زمانے سے تحقیق ہو رہی ہے جو کہ مسلسل جاری ہے۔ آنکھ میں اللہ نے سات طبقے اور تین قسم کی رطوبتیں رکھیں ہیں۔ آنکھ کے درمیان میں جو سوراخ نظر آتا ہے اس میں نہایت ہی شفاف قسم کی رطوبت ہوتی ہے۔ جب یہ رطوبت گدلی ہو جاتی ہے تو موتیا بند بن جاتا ہے آدمی اندھا ہو جاتا ہے اور پھر آپریشن کے ذریعے اس کی کثافت کو دور کر کے آنکھ کو دیکھنے کے قابل بنایا جاتا ہے۔ بقراط کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آنکھ کے سامنے والے حصے میں نہایت ہی باریک اور شفاف چالیس پردے رکھے ہیں جو کہ دیکھنے میں ایک ہی معلوم ہوتا ہے۔ اس شیشے کے گرد ایک غلاف بنا رکھا ہے جس کے ذریعے کسی حادثے یا دیگر ضرورت کے وقت آنکھ کو بند کر لیا جاتا ہے۔ یہ قدرت خداوندی کی کمال صناعی کا نمونہ ہے کہ اس نے چہرے پر ہڈیوں میں گڑھے بنا کر آنکھوں کو ان کے اندر محفوظ کر دیا ہے تاکہ حادثہ کی صورت میں ہڈی اس آنکھ کا دفاع کر سکے۔

جب کوئی چیز آنکھ کے سامنے آتی ہے تو اس کا عکس رطوبت کی وساطت سے آنکھ کے پچھلے حصے میں چلا جاتا ہے۔ جہاں رطوبت ختم ہوتی ہے' وہاں پر اعصاب کا جال بچھا ہوا ہے۔ جب باہر سے آنے والا عکس ان جالیوں پر پڑتا ہے تو یہ اسے مجمع نور تک پہنچاتی ہیں۔ مجمع نور اس عکس کو حس مشترک تک وہ اسے مرکزی قوت بصارت تک پہنچا دیتی ہے۔ اس قوت کا تعلق دماغ سے ہوتا ہے چنانچہ آخر میں مرکزی قوت فیصلہ کرتی ہے کہ آنکھ نے جو کچھ دیکھا ہے وہ فلاں رنگ یا فلاں قسم کی شکل ہے۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے آنکھ میں بھی عجیب و غریب اور نہایت ہی نرم و نازک نظام پیدا کر کے بینائی جیسی عظیم نعمت عطا فرمائی ہے۔

انسانی کان اور آنکھ میں سے کون سا عضو افضل ہے' اس کے متعلق مختلف حکماء کی مختلف آراء ہیں۔

انسانی اعضاء کان اور آنکھ کے متعلق یہ بحث امام رازیؒ نے اپنی تفسیر میں کی ہے۔ مگر حقیقت یہی ہے کہ یہ دونوں نعمتیں اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت اور اس کی قدرت کا عظیم شاہکار ہیں' ان کے بغیر خود انسان ان خصائل سے محروم ہوتا جو اللہ نے ان کے ذریعے اس میں پیدا فرمائے ہیں۔